مثنوی

مثنوی اردو شاعری کی ایک قدیم بیانیہ صنف ہے جس میں کوئی قصہ، کہانی یا واقعہ نظم کیا جاتا ہے۔ اس کے ہر شعر کے دونوں مصرعے ہم قافیہ اور ہر شعر کا قافیہ مختلف ہوتا ہے۔ ردیف کا استعمال نسبتاً کم ہوتا ہے۔ مثنوی میں اشعار کی تعداد مقرر نہیں ہے۔ اردو میں طویل اور مختصر مثنویاں لکھی گئی ہیں۔ طویل مثنویوں میں عام طور پر یہ اجزا ملتے ہیں: حمد و مناجات، نعت، منقبت، حاکمِ وقت کی مدح، اپنی شاعری کی تعریف، مثنوی لکھنے کا سبب، قصہ یا واقعہ اور خاتمہ۔

مثنوی میں موضوع کی کوئی قید نہیں ہے۔ اس میں محبت کی کہانیاں، جنگ اور مہم جوئی کے واقعات، داستان، کسی معاشرے کے احوال اور ناصحانہ مضامین بھی بیان ہوئے ہیں۔ اردو کی قدیم مثنویوں میں زیادہ تر عشقیہ قصے اور مذہبی و اخلاقی مضامین نظم کیے گئے ہیں۔ جن میں نثری خصوصیات موجود ہیں یعنی قصے کے اندر ایک اور قصہ، مثالی کردار اور فوق الفطری عناصر وغیرہ۔

اردو کی قدیم مثنویاں دکن میں لکھی گئیں جن میں داستانیں نظم کی گئی ہیں۔ ان میں قطب مشتری، پھول بن اور علی نامہ قابل ذکر ہیں۔ میر تقی میرؔ نے کئی مثنویاں لکھیں۔ اردو کی مشہور مثنویوں میں میر حسن کی 'سحر البیان'، دیا شنکر نسیم کی 'گلزار نسیم' اور مرزا شوق کی مثنوی 'زہرِ عشق' خاص اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ مثنویاں آج بھی مقبول ہیں اور اردو میں کلاسیکیت کا درجہ رکھتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

میر حسن

1740 – 1786

میر غلام حسن کا تعلق دہلی کے ایک ایسے علمی اور ادبی خاندان سے تھا جہاں شاعری خصوصاً مرثیہ نگاری کی روایت بہت قدیم تھی۔ میر حسنؔ کے والد میر غلام حسین ضاحکؔ اردو کے مشہور مرثیہ گو شاعر تھے۔ دہلی کے سیاسی حالات جب خراب ہوئے تو میر حسن اپنے والد میر ضاحک کے ساتھ فیض آباد آ گئے۔ جب نواب آصف الدولہ نے لکھنؤ آباد کیا تو میر حسن بھی لکھنؤ آ گئے۔ میر حسن کے بیٹے میر خلیقؔ اور ان کے پوتے میر انیسؔ نے اردو شاعری میں مرثیہ گوئی کی نئی راہیں نکالیں۔

میر حسن نے شاعری کی ابتدا غزل سے کی۔ خاندانی روایت کی پیروی کرتے ہوئے کئی مرثیے بھی لکھے لیکن اصل شہرت انھیں مثنوی 'سحر البیان' سے حاصل ہوئی۔ اس مثنوی میں شہزادہ بے نظیر اور شہزادی بدرِ منیر کی داستان منظوم کی گئی ہے۔

منظر نگاری، واقعہ نگاری اور کردار نگاری کو دل چسپ اور متحرک شکل میں پیش کرنے اور کہانی کو مربوط طریقے سے بیان کرنے میں میر حسنؔ کو خاص مہارت حاصل تھی۔ ان کی مثنوی 'سحر البیان' مختلف اشیا اور مظاہر کے ذکر سے پُر ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس مثنوی کی کہانی اگرچہ بالکل خیالی ہے تاہم اس کے واقعات اور کردار جیتے جاگتے اور ہماری دنیا سے ماخوذ معلوم ہوتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

4901CH14

آغازِ داستاں

کسی شہر میں تھا کوئی بادشاہ
کہ تھا وہ شہنشاہِ گیتی پناہ

بہت حشمت و جاہ و مال و مَنال
بہت فوج سے اپنی فرخندہ حال

کئی بادشاہ اس کو دیتے تھے باج
خطا اور خُتَن سے وہ لیتا خَراج

کوئی دیکھتا آ کے جب اس کی فوج
تو کہتا کہ ہے بحرِ ہستی کی موج

© NCERT not to be republished

رعیّت تھی آسودہ و بے خطر
نہ غم مفلسی کا، نہ چوری کا ڈر

عجب شہر تھا اس کا مینو سواد
کہ قدرت خدائی کی آتی تھی یاد

کہوں قلعے کی اس کے کیا میں شکوہ
گئے دب، بلندی کو دیکھ اس کی، کُوہ

وہ دولت سرا خانۂ نور تھا
سدا عیش و عشرت سے معمور تھا

ہمیشہ خوشی، رات دن سیرِ باغ
نہ دیکھا کسی دل پہ، جُز لالہ داغ

سدا عیش و عشرت، سدا راگ و رنگ
نہ تھا زیست سے کوئی اپنی بہ تنگ

غنی وھاں ہوا ، جو کہ آیا تباہ
عجب شہر تھا وہ، عجب بادشاہ

نہ دیکھا کسی نے کوئی وھاں فقیر
ہوئے اس کی دولت سے گھر گھر امیر

ہزاروں پری پیکر اس کے غلام
کمر بستہ خدمت میں حاضر مُدام

کسی طرف سے وہ نہ رکھتا تھا غم
مگر ایک اولاد کا تھا الم

اِسی بات کا اس کے تھا دل پہ داغ
نہ رکھتا تھا وہ اپنے گھر کا چراغ

وزیروں کو اک روز اس نے بُلا
جو کچھ دل کا احوال تھا، سو کہا

کہ میں کیا کروں گا یہ مال و مَنال
فقیری کا ہے میرے دل کو خیال

فقیر اب نہ ہوں، تو کروں کیا علاج
نہ پیدا ہوا وارثِ تخت و تاج

جوانی مری ہو گئی سب بسر
نمودار پیری ہوئی سَر بَسَر

بہت ملک پر جان کھویا کیا
بہت فکر دنیا میں رویا کیا

وزیروں نے کی عرض کہ اے آفتاب!
نہ ہو تجھ کو ذرّہ کبھی اضطراب

عجب کیا کہ ہووے تمھارے خَلَف
کرو تم نہ اوقات اپنی تلف

نہ لاؤ کبھی یاس کی گفتگو
کہ قرآں میں آیا ہے: لاتقنطو

© NCERT not to be republished

بُلاتے ہیں ہم اہلِ تَنْجیم کو
نصیبوں کو اپنے ذرا دیکھ لو

تسلّی تو دی شاہ کو اس نمط
وَلے اہل تَنْجیم کو بھیجے خط

نجومی و رَمّال اور برہمن
غرض یاد تھا جن کو اس ڈھب کا فن

بلا کر انھیں شہ کنے لے گئے
جوں ہی روبہ روشہ کے سب وَے گئے

کیا قاعدے سے بُہُڑ کر سلام
کہا شہ نے: میں تم سے رکھتا ہوں کام

نکالو ذرا اپنی اپنی کتاب
مرا ہے سوال، اُس کا لکھّو جواب

نصیبوں میں دیکھو تو میرے کہیں　　کسی سے بھی اولاد ہے یا نہیں
یہ سن کر، وَے رمّالِ طالع شِناس　　لگے کھینچنے زائچے بے قیاس
جماعت نے رمّال کی عرض کی　　کہ ہے گھر میں امید کے کچھ خوشی
ہے اِس بات پر اجتماعِ تمام　　کہ طالع میں فرزند ہے تیرے نام
نجومی بھی کہنے لگے درجواب　　کہ ہم نے بھی دیکھی ہے اپنی کتاب
نحوست کے دن سب گئے ہیں نکل　　عمل اپنا سب کرچکا ہے زُحَل

کیا پنڈتوں نے جو اپنا بِچار
جنم پتّرا شاہ کا دیکھ کر
کہا: رام جی کی ہے تم پر دَیا
و لیکن مقدر ہے کچھ اور بھی
یہ لڑکا تو ہو گا، وَلے کیا کہیں
نہ آوے یہ خورشید بالائے بام

تو کچھ انگلیوں پر کیا پھر شمار
تُلا اور بِرچھک پہ کر کر نظر
چندرما سا بالک ترے ہووے گا
کہ ہیں اس بھلے میں، بُرے طور بھی
خَطر ہے اسے بارھویں بَرَس میں
بلندی سے خطرہ ہے اس کو تمام

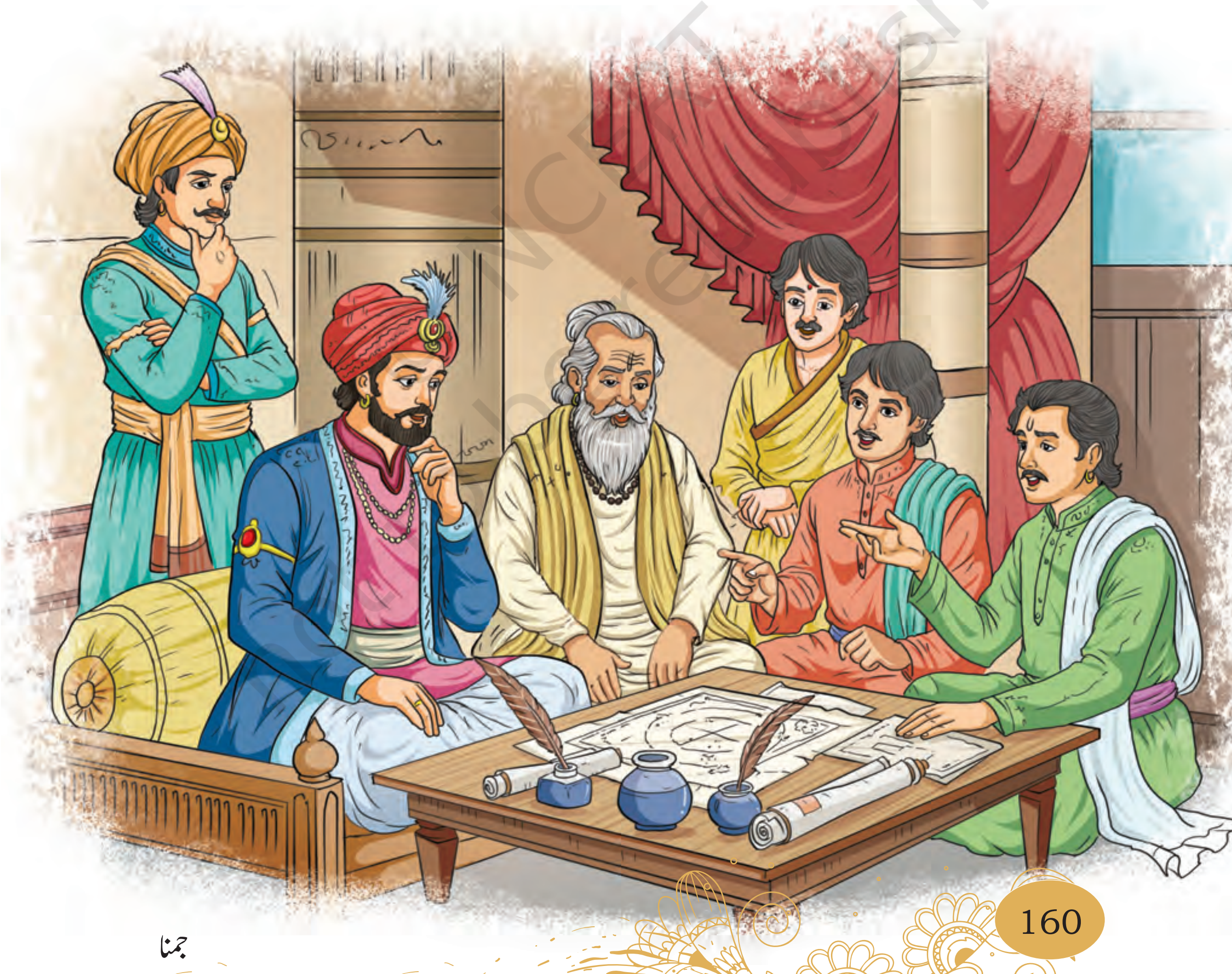

نہ نکلے یہ بارہ برس رشکِ مہ
رہے بُرج میں یہ مہِ چاردَہ

کہا شہ نے یہ سن کے، ان کے تئیں
کہو، جی کا خطرہ تو اس کو نہیں؟

کہا: جان کی سب طرح خیر ہے
مگر دشت غربت کی کچھ سَیر ہے

اُسی سال میں یہ تماشا سُنو
رہا حَمل اک زوجۂ شاہ کو

گئے نو مہینے جب اس پر گزر
ہوا گھر میں شہ کے تولُّد پسر

عجب صاحبِ حسن پیدا ہوا
جسے مہرومہ دیکھ شیدا ہوا

نظر کو نہ ہو حسن پر اس کے تاب
اُسے دیکھ بے تاب ہو آفتاب

ہوا وہ جو اُس شکل دل پذیر
رکھا نام اس کا شہِ بے نظیر

— میر حسن

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

گیتی پناہ	:	بادشاہ، زمین کو پناہ دینے والا
حشمت و جاہ	:	شان و شوکت
مال و منال	:	مال و اسباب
باج	:	محصول، ٹیکس
خطاو خُتن	:	ملکوں کے نام
خراج	:	مال گزاری، زمین کا ٹیکس
رعیّت	:	رعایا، عوام
مینوسَواد	:	خوب صورت جنت
معمور	:	لبریز، آباد
مُدام	:	ہمیشہ
زُحل	:	ایک سیارہ کا نام جسے انگریزی میں Saturn کہتے ہیں۔
خَلَف	:	جانشین، بیٹا
تلف	:	برباد، ضائع
لاتَقْنَطُوْ	:	مایوس نہ ہونا (عربی فقرہ اردو میں مستعمل)
تنجیم	:	علم نجوم سے متعلق
نَمَط	:	طور، ڈھنگ
رَمّال	:	علم رمل کا ماہر
نِہرڑ	:	جھکنا
طالع شناس	:	نجومی، قسمت کا حال بتانے والا
زائچے	:	جنم کنڈلی، وہ نقشہ جو نجومی لوگ بچے کی پیدائش کے وقت بناتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

طالع	:	قسمت
تولُّد	:	پیدائش
مہِ چاردہ	:	چودھویں کا چاند
تُلا	:	یہ ایک راشی (بُرج) ہے، جو علمِ نجوم سے وابستہ ہے۔

غور کیجیے

- میر حسن کی یہ مثنوی 'سحرالبیان' تقریباً ڈھائی سو سال پرانی ہے۔ سادگی اور جادو بیانی اس مثنوی کی خوبی ہے۔ مثنوی کے اس حصے میں ایسے بادشاہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ مایوسی اور ناامیدی کی حالت میں وہ ترکِ دنیا کا ارادہ کرلیتا ہے۔ تبھی وزیروں کے کہنے پر وہ نجومیوں اور رمّالوں کو دربار میں بلاکر اُن سے مشورہ کرتا ہے۔ وہ بادشاہ کے یہاں اولاد ہونے کی پیشن گوئی کرتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد بادشاہ کے یہاں ایک بیٹا پیدا ہوا جو بہت ہی خوب صورت تھا۔ اس کا نام بے نظیر رکھا گیا۔ نجومیوں کے کہنے کے مطابق شہزادے کے لیے بارھواں سال خطرناک تھا اس لیے اسے کھلے آسمان کے نیچے جانے سے منع فرمایا جاتا ہے۔ لیکن بارہ برس پورے ہونے سے چند گھڑیاں پہلے شہزادہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ چھت پر جاکر سو گیا۔ ایک پری اس کی خوب صورتی کی وجہ سے اس پر فریفتہ ہوگئی اور اسے اُڑا لے گئی۔
- مثنوی ایک خاص دور کے ہندوستان کی تہذیبی زندگی کو جاننے کا اہم وسیلہ ہے۔ یہ محض روایتی قصّے اور فرضی کہانیاں نہیں ہیں بلکہ اپنے عہد کی فکری، تہذیبی اور ادبی جہتوں کے پیمانے ہیں۔ مثنوی 'سحرالبیان' میں بھی ہندوستانی ثقافت کی عکاسی، رہن سہن، کھان پان، رسم و رواج، شادی اور لباس وغیرہ کا ذکر ملتا ہے۔
- آسمان پر ستاروں اور سیاروں کی حرکات سے مستقبل کا حال بتانے کو 'علمِ نجوم' کہتے ہیں۔ اس علم کو جاننے والا 'نجومی' اور 'جیوتشی' کہلاتا ہے۔ اسی طرح 'علمِ رمل' میں ہندسوں اور خطوط کے ذریعے پیشن گوئی کی جاتی ہے۔ اس علم کے جاننے والے کو 'رمّال' کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

سوچیے اور بتائیے

i. بادشاہ کس بات سے بہت فکرمند رہتا تھا؟

ii. نجومیوں اور رمّالوں نے اپنے علم سے بادشاہ کو کون سی باتیں بتائیں؟

iii. بادشاہ کے دور میں رعایا کی معاشی و سماجی صورتِ حال بیان کیجیے۔

iv. محل کی بلندی کو شاعر نے کس چیز پر فوقیت دی ہے؟

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- سدا عیش و عشرت ، سدا راگ و رنگ
  نہ تھا زیست سے کوئی اپنی بہ تنگ

اس شعر میں عیش وعشرت اور راگ و رنگ استعمال ہوئے ہیں۔ عیش و عشرت اور راگ و رنگ الگ الفاظ ہیں لیکن پڑھتے وقت انھیں 'عیشو عشرت' اور 'راگو رنگ' پڑھتے ہیں، یعنی دونوں میں 'و' کے ذریعے جوڑ کر ترکیب بنائی گئی ہے، اس 'و' کو 'حرف عطف' کہتے ہیں۔ سبق میں شامل مثنوی سے پانچ تراکیب تلاش کر کے لکھیے جن میں واؤ عطف کا استعمال ہوا ہے:

i. ____________________

ii. ____________________

iii. ____________________

iv. ____________________

v. ____________________

- یہ سن کر، وے رمّالِ طالع شناس
  لگے کھینچنے زائچے بے قیاس

© NCERT not to be republished

اس شعر میں رمّال، طالع شناس اور زائچے ایسے الفاظ ہیں جو علمِ نجوم اور علم رمل سے مناسبت رکھتے ہیں، جن کے معنی علم رمل کا ماہر، قسمت کا حال بتانے والا اور جنم کنڈلی ہے۔ شعر کے پہلے مصرعے میں رمال اور طالع شناس الفاظ آئے ہیں اور دوسرے مصرعے میں اس کی وضاحت کے لیے لفظ زائچے استعمال کیا گیا ہے۔ شعری اصطلاح میں اس ترتیب کو 'لف ونشر' کہتے ہیں۔ شعر میں پہلے چند چیزوں کو ایک ترتیب سے بیان کرنا پھر اُن کی مناسبت سے وضاحت کرنا 'لف ونشر' کہلاتا ہے۔ مثنوی کو دوبارہ پڑھیے اور اسی طرح کی دو مثالیں تلاش کر کے لکھیے:

i. ______________________

____

ii. ______________________

____

- درج ذیل الفاظ کو سبق میں تلاش کیجیے اور اُن کے آگے ہم قافیہ الفاظ لکھیے:

مَنال	______	خراج	______
داغ	______	خیال	______
بسر	______	فن	______
تمام	______	جواب	______
کہیں	______	شمار	______

- لغت کی مدد سے ذیل میں دیے گئے الفاظ کے تین تین مترادفات لکھیے:

i. مال ______________________

ii. انصاف ______________________

© NCERT not to be republished

iii. جانشین ____________

iv. مہر ____________

v. زیست ____________

گفتگو کیجیے

- نیچے دیے گئے اشعار کو غور سے پڑھیے:

کہوں قلعے کی اس کے کیا میں شکوہ — گئے دب، بلندی کو دیکھ اس کی، کوہ
وہ دولت سرا خانۂ نور تھا — سدا عیش و عشرت سے معمور تھا
ہمیشہ خوشی، رات دن سیر باغ — نہ دیکھا کسی دل پہ، جز لالہ داغ
نہ دیکھا کسی نے کوئی واں فقیر — ہوئے اس کی دولت سے گھر گھر امیر
غنی وہاں ہوا جو کہ آیا تباہ — عجب شہر تھا وہ، عجب بادشاہ

- آپ اپنے ساتھیوں کے ساتھ ان امور پر گفتگو کیجیے:

i. بادشاہ کے محل کے کن حصوں کی تعریف بیان کی گئی ہے؟

ii. شہر کن وجوہات کی بنا پر عجیب ہے؟

iii. کسی دل پر جز لالہ داغ کیوں نہ تھا؟

iv. 'لالہ کے دل پر داغ' سے کیا مراد ہے؟

تخلیقی اظہار

- مثنوی میں ہندوستانی تہذیب کے جن عناصر کا ذکر کیا گیا ہے، ان کی روشنی میں ایک پیراگراف لکھیے۔

© NCERT not to be republished

عملی کام

- لائبریری سے مثنوی سحرالبیان حاصل کیجیے اور اس کا مطالعہ کیجیے۔

اضافی مطالعہ

تاریخ گوئی میں کسی واقعے کے سالِ وقوع کو حروفِ ابجد کے حساب سے نظم کیا جاتا ہے۔یعنی کوئی لفظ یا عبارت ایسی بنانا جس کے حرفوں کی گنتیاں جوڑی جائیں تو تاریخ نکل آئے۔حرفوں کی گنتیاں مقرر ہیں جو حسب ذیل ہیں:

ابجد			
ا	ب	ج	د
1	2	3	4

ہوّز		
ہ	و	ز
5	6	7

حُطّی		
ح	ط	ی
8	9	10

کلمن			
ک	ل	م	ن
20	30	40	50

سعفص			
س	ع	ف	ص
60	70	80	90

© NCERT not to be republished

ق	ر	ش	ت
100	200	300	400

قرشت

ث	خ	ذ
500	600	700

ثخذ

ض	ظ	غ
800	900	1000

ضظغ

حروف کی اس ترتیب کو 'ابجد، ہوز، حطّی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ' کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے اور گنتی کے اس طریقے کو 'قاعدۂ ابجد' یا 'طریقۂ جُمل' کہتے ہیں۔ پ، ٹ، چ، ڈ، ڑ، ژ، گ عربی میں نہیں ہوتے۔ اس لیے ان کی گنتیاں ان کے قریب ترین عربی حروف کے اعتبار سے حسبِ ذیل مقرر کر دی گئی ہیں:

پ	ٹ	چ	ڈ	ڑ	ژ	گ
2	400	3	4	200	7	20

چوں کہ اُس پوری نظم یا شعر کو بھی 'تاریخ' کہتے ہیں جس میں تاریخ والا فقرہ یا لفظ نظم کیا جاتا ہے۔ اس لیے خاص تاریخ کی گنتی رکھنے والے لفظ یا فقرے کو 'مادہ' یا 'مادۂ تاریخ' کہتے ہیں۔

- ان ہندسوں کی مدد سے بہت سے کھیل بھی کھیلے جاسکتے ہیں جیسے جماعت میں آپ اپنے یا اپنے دوست کا نام معلوم کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آپ کا نام اسد ہے تو اس کے نام کے نمبر معلوم کرنے کے لیے 'الف' کا 1 'س' کا 60 اور 'د' کے 4 کے نمبروں کو جمع کر کے 1+60+4=65 آئے گا۔ اسی طرح اپنے دوستوں کے ناموں کے نمبر معلوم کیجیے۔

© NCERT not to be republished